Lesson 11: Ale Imraan (Ayaat 121 - 138): Day 156 سُوۡرَةُ آلِ عِمرَان کی تفسیر

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۱﴾

اور جب کہ آپ صبح کے وقت اپنے گھر سے چلے مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کے لیے مقامات پر جما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب سن رہے تھے سب جان رہے تھے۔

یہ غزوۂ اُحد کے دِن کا ذِکر ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اُس دِن حضرت عائشہؓ کے گھر پر تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ کو اپنی بیویوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہؓ سے تھی۔

عمل کی بات: اللہ کے دین کے کاموں کے لئے صبح سویرے گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔ اپنے پیاروں کو گھروں میں چھوڑ کر آنا پڑتا ہے۔ کیا ہم دین سیکھنے سکھانے کے لئے گھر سے نکلتے ہیں۔

یا اللہ ہمیں بھی اپنے گھروں سے دین کے کاموں کے لئے نکال لے۔ اپنے بچوں کو بھی فجر کے لئے صبح سویرے گھر سے روانہ کیا کریں۔ صبح اُٹھ کر قرآن پڑھا کریں۔ گھروں سے تلاوتِ قرآن کی آواز آنی چاہئیے۔ پھر اسلام کے دفاع کے لئے نکلنا بھی آسان لگے گا۔

اپنے بچوں کو سُست، آرام طلب اور آسائش پسند نہ بنائیں۔

مسلمان گھرانے کی پہچان صبح سویرے اُٹھ کر نماز اور قرآن ہے۔ فجر کے وقت گھر میں قرآن کی تلاوت کریں یا اپنے فون سے لگا دیں۔

غَدَوۡتَ: صبح سویرے۔ صبح اُٹھیں گے تو دن میں برکت ہو گی۔

مومن کو اللہ کے حکم کی پرواہ ہوتی ہے۔ مومن اپنے آپ کو اللہ کے دین کے کاموں میں لگاتے ہیں۔ نیت کریں کہ فجر کے بعد نہیں سونا۔

حدیثؐ۔ اے اللہ میری اُمت کی صبحوں میں برکت دے دے۔

اللہ ہمیں اپنے دین کے لئے اُٹھنے اور نیک عمل کرنے والا بنا دے۔ ہمارے ملک میں بے برکتی دیکھ لیں۔ رات تک لوگ جاگتے ہیں اور صبح جلدی نہیں اُٹھتے۔

اگر صبح اُٹھ جائیں تو کیا کریں؟ اللہ کے نبیؐ صبح اُٹھ کر (تُبَوِّءُ) مومنین کی صفیں ٹھیک کروا رہے تھے۔

یعنی۔Organisation۔ ایک اچھا لیڈر آرگنائزڈ ہوتا ہے۔ جس کام کا جو وقت ہے اُس وقت وہی کام کریں۔ قرآن اور حدیثؐ ہمیں یہی آرگنائزیشن اور پلاننگ سکھاتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ نے بہترین پلاننگ سے سب صحابہ کرامؓ (آرمی) کو جگہوں پر مقرّر کیا۔ دین اور دُنیا کے کاموں کے لئے پلاننگ بہت ضروری ہے۔

Life of Muhammad

کتاب میں اللہ کے نبیؐ کے بارے میں لکھا گیا کہ وہ بہترین جرنیل تھے۔ جنہوں نے اتنی جنگوں کے باوجود سب سے کم خون بہایا۔

اَب مقامِ شوط سے تین سو لوگ چلے گئے۔

ہم جب بھی نیکی کے کام کرتے ہیں تو چاہتے ہیں دوسروں کو پتا چل جائے اللہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ کو سب خبر ہے۔ اللہ کو بتا دیں۔ " اور اللہ تعالیٰ سب سن رہے تھے سب جان رہے تھے۔"

إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا ۙ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

﴿۱۲۲﴾ جب تم میں سے دو جماعتوں نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں۔ اور اللہ تعالیٰ تو ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد کرنا چاہیے۔

هَمَّتْ: ھ م م۔ ت مؤنث کی ہے۔ دو گروہ۔ جب کوئی ارادہ کر رہا ہو۔ سوچ رہے تھے۔

تَفْشَلَا: بزدلی دکھا رہے تھے یا کمزوری دکھا رہے تھے جب بنو سلمہ اور بنو حارثہ گروہ سوچ میں پڑ گئے واپس جانے لگے تھے لیکن پھر نہیں گئے۔

ان دونوں قبیلوں نے عبداللہ بن اُبی کی طرف دیکھ کر جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن پھر نہیں گئے۔

اللہ نے اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا۔ یہ دونوں قبیلے بعد میں فخر کیا کرتے تھے کہ ٹھیک ہے ہم نے بزدلی دکھائی تھی۔ سوچ میں پڑ گئے تھے لیکن اللہ ہمارا ولی بن گیا" وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا "اور ہمیں سیدھی راہ دکھا دی۔ ہمیں نیکیوں کے مواقع عطا فرمائے۔" اور اللہ تعالیٰ تو ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا"

بعض اوقات مخلص لوگ بھی سُست پڑ سکتے ہیں لیکن اللہ مدد کر دیتا ہے۔ اللہ مومنین کو پلٹنے نہیں دیتا۔

عبداللہ بن اُبی منافق تھا وہ واپس چلا گیا۔ مومن سچّے تھے اللہ نے مدد کر دی۔ اگر دین کے کام کرتے ہوئے کبھی کچھ بزدلی ہو جائے تو ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ ایک دوسرے کو تھام لیں۔ نیکیوں میں ایک دوسرے کو اپنے ساتھ شامل کریں۔' مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد کرنا چاہیے۔'

سجدے میں گر جائیں۔ اللہ پر توکل کریں۔ اللہ سے مدد مانگیں۔ اللہ آپ کو ضرور نیکیوں کے مواقع عطا کرے گا۔ غور کریں قرآن میں صرف اِن دو گروہوں کا ذِکر آیا۔ منافقین کا نام تک نہیں آیا۔

اللہ کا معاملہ بندے کے دِل سے ہے۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہیں گے تو اللہ آپ سے کام کروالے گا۔

اگر کوئی نماز چھوٹ جائے تو استغفار کریں۔ رو رو کر معافیاں مانگ لیں۔ ہر غلطی پر توبہ کریں۔ اللہ بہترین قدر دان ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اور یہ (بات) محقق ہے کہ حق تعالیٰ نے تم کو بدر میں منصور فرمایا حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم شکر گزار رہو۔

ایک سال پہلے بدر ہوئی تھی۔ غزوۂ بدر میں تین سو تیرہ لوگ تھے۔ غزوۂ اُحد میں 700 سے تھے۔ اللہ یاد کروا رہا ہے کہ اللہ مدد کرے گا۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ - مومن ہے تو بے تیغ لڑتا ہے سپاہی

اللہ کے نبیؐ کے پاس جب ساز و سامان ختم ہو گیا تو انہوں نے ایک مٹی کی مٹھی اُٹھا کر کافروں کی طرف پھینکی۔ وہ کافروں کی آنکھوں میں چلی گئی۔ اُن کی تلواریں تک ہاتھوں سے گر گئیں۔

اصل فتح ایمان کے ساتھ ہوتی ہے۔ آج ہمارے ایمان کا لیول وہ نہیں رہا اسی لئے اللہ کی مدد نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ پاکستان ایک کمزور ریاست تھی لیکن 1965 میں فرشتوں نے مدد کی تھی۔ اَب دیکھ لیں آج مسلمانوں کا کیا حال ہے۔ علامہ اقبال کا شعر کا مفہوم ہے کہ

آج بھی مدد کے لئے فرشتے اتریں گے بدر کی فضا پیدا کر۔۔

پھر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ کیا ہُوا۔

صرف ایمان اور اطاعت کی کمی ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ کے کاموں میں لگا دیں۔ اللہ کی مدد ضرور آئے گی۔ دشمن ہمارے ہتھیاروں سے نہیں ڈرتا ہمارے ایمان سے ڈرتا ہے۔

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَؕ ﴿۱۲۴﴾ جب کہ آپ مسلمانوں سے یوں فرما رہے تھے کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمھارا رب تمھاری امداد کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ جو اتارے جاویں گے۔

عبد اللہ بن اُبی کے ساتھ تین سو لوگ گئے تو اللہ اُس سے دس گُنا 'تین ہزار' فرشتے نازل کر دے گا۔ جب انسان چھوڑ کر جاتے ہیں تو اللہ مدد کے لئے فرشتے بھیج دیتا ہے۔ شرط یہی ہے کہ ایمان مضبوط ہو اور دین کے لئے مخلص ہوں۔ اللہ پر بھروسہ کر کے دیکھیں۔

لوگوں کی طرف مت دیکھو۔ توکل کر کے تو دیکھو۔ اللہ مسلمانوں کو سب کچھ عطا کرے گا۔

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ ہاں کیوں نہیں اگر مستقل رہو گے اور متقی رہو گے اور وہ لوگ تم پر ایک دم سے آپہنچیں گے تو تمھارا رب تمھاری امداد فرمائے گا پانچ ہزار فرشتوں سے جو کہ ایک خاص وضع بنائے ہوئے ہونگے۔

صبر کرو۔ یعنی صبر کی بہترین قسم، اللہ کے نیکی کے کاموں میں جو مشکل ہے اُس پر صبر کریں۔ گناہ سے رُکنے میں صبر کریں۔ ایک تو موت یا بیماری پر صبر کریں لیکن نیکی کے کام میں صبر کریں۔

جہاد بالنفس کریں۔ سردی میں وضو کر کے نماز پڑھیں۔ فجر کے وقت اُٹھ جائیں۔ گناہ اور بُری عادت کو چھوڑ دیں۔ پھر اللہ کی مدد آتی ہے۔

عمل کا نقطہ: دین پر عمل کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔

مسلمانوں کے پاس وسائل کی کمی ہو سکتی ہے لیکن اللہ جو چاہے تو عطا کر دے گا۔ اللہ فرشتے بھیج دے گا۔ اللہ غیب سے مدد کر دے گا۔ اللہ ہمیں دیکھتا ہے ہماری نیّت دیکھتا ہے۔

اللہ کو اپنا خلوص اور عمل دِکھا دیں۔ اللہ ہمارے لئے ہر طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ ہمیں مدد کا اہل بنا دے۔ آمین

مسلمان ہمیشہ کافروں سے کم ہوتے ہیں لیکن اللہ فتح عطا فرماتا تھا آج ہمارے ایمان میں کمی ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لیے کی کہ تمھارے لیے بشارت ہو اور تا کہ تمھارے دلوں کو قرار ہو جاوے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست ہیں حکیم ہیں۔

یعنی فرشتے تو صرف اللہ دِل کے قرار کے لئے بھیجتا ہے لیکن اصل مدد اللہ کی طرف سے ہے۔ غزوۂ بدر ہو یا اُحد، اللہ یہ کام ہم سے کروانا چاہتا ہے۔ اللہ انسانوں کو نیکیوں کا موقع دیتا ہے۔

کیا آج بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں؟ جی ہاں۔ سورۃ السجدہ / فصلت: آیت 30

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس پر) مستقیم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم اندیشہ نہ کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔

ہمارے کرنے کے کام ہیں کہ ایمان مضبوط رکھیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ حرام چھوڑ دیں۔ اللہ غیب سے مدد کرے گا۔ اللہ اِس میں خیر ڈال دے گا۔ وہ خالق، مالک اور رازق ہے۔

اللہ کی مدد پر یقین رکھیں کیونکہ ہم نے آخرت میں حساب دینا ہے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ﴿١٢٧﴾ تاکہ کفار میں سے ایک گروہ کو ہلاک کردے یا ان کو ذلیل وخوار کردے پھر وہ ناکام لوٹ جاویں۔

مشرکین میں ایک یہ گروہ تھا جو مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے اُن کو ذلیل اور خوار کردیا۔

اللہ ایسے ظالمین سے جان چھڑوا دیتا ہے۔ اللہ جنگوں کو مختلف وجوہات کے لئے کرواتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت:

حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۔ مسند احمد۔ جلد پنجم۔ حدیث 2605

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے فرمایا وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جو اپنے نبی کو زخمی کر دے اور ان کے دانت توڑ دے، جب کہ وہ انہیں اپنے رب کی طرف بلا رہا ہو؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "آپ کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ اللہ ان پر متوجہ ہو جائے یا انہیں سزا دے کہ وہ ظالم ہیں"۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾

آپ کو کوئی دخل نہیں (یہاں تک کہ خدا تعالیٰ) ان پر یا تو متوجہ ہو جاویں یا ان کو کوئی سزا دیدیں کیونکہ وہ ظلم بھی بڑا کر رہے ہیں۔

یہاں سے آپ یہ بات دیکھ لیں کہ اللہ کے نبیؐ کو اجازت نہیں اپنی مرضی سے کچھ کہنے کی۔ کہاں کسی پیر یا امام کو اجازت ہو گی؟

خالق اور مخلوق میں یہی فرق ہے۔

اللہ کے نبیؐ کا درجہ دیکھ لیں اللہ کے محبوب اور اللہ کے آخری نبی ﷺ۔ لیکن اللہ نے کچھ کہنے نہیں دیا۔ یہاں سے آپ اللہ کی اپنے بندوں سے محبت دیکھ لیں۔ کہ اپنے نبیؐ کو بھی کچھ نہیں کہنے دیا۔

اللہ کے نبیؐ کے ساتھ طائف میں کیا کچھ ہُوا۔

دعائے مستضعفین (کمزور لوگوں کی دعا)

ترجمہ:-"اے اللہؐ! میں تجھ ہی سے اپنی کمزوری و بے بسی اور لوگوں کے درمیان اپنی بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں، یاارحم الرّاحمین! تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا بھی رب ہے. تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے جو میرے ساتھ تندی سے پیش آئے؟ یا کسی دشمن کے جس کو تونے میرے معاملے کا مالک بنادیا ہے؟ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو مجھے کوئی پروا نہیں، لیکن تیری عافیت میرے لئے زیادہ کشادہ ہے. میں تیرے چہرے کے اس نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس پر آخرت کے معاملات دُرست ہوئے کہ تو مجھ پر اپنا غضب نازل کرے، یا تیرا اعتاب مجھ پر نازل ہو. تیری ہی رضا مطلوب ہے یہاں تک کہ تُو خوش ہو جائے اور تیرے بغیر کوئی زور اور طاقت نہیں."

نبی صلی اللہؐ علیہ وسلم جب مکّہ والوں سے مایوس ہو گئے کہ اب مزید ان کے اندر دعوتِ حق قبول کرنے کی کوئی صلاحیت باقی نہیں رہی تو آپ نے طائف کا رخ کیا کہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتایا جائے .

ہو سکتا ہے وہاں کے لوگ آپ کی بات قبول کر لیں یا آپکو پناہ دیں!

چنانچہ آپ صلی اللہؐ علیہ وسلم طائف کے لئے پیدل ہی چل پڑے، یہ کافی لمبا اور پہاڑی راستہ تھا، آپ کے ساتھ آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہؐ عنہ بھی تھے.

راستے میں جس قبیلے سے بھی آپ گزرتے اسلام کی دعوت دیتے، اس طرح آپ طائف پہنچے اور قبیلہ ثقیف کے ۳ سرداروں پر جو آپس میں بھائی تھے خود کو پیش کیا، اسلام کی دعوت دی اور تبلیغِ اسلام میں مدد چاہی.

انھوں نے بہت بُرا جواب دیا، آپ نے انھیں چھوڑ کر دوسروں کو اسلام کی دعوت دی، ان کے سرداروں سے گفتگو کی اور اسی کام میں دس دن گزر گئے لیکن کسی نے آپؐ کی بات نہ مانی بلکہ یہ کہا کہ ہمارے شہر سے نکل جائیں.

اپنے بچوں، غلاموں اور اوباشوں کو شہ دے دی، چنانچہ جب آپؐ نے جانے کا قصد کیا تو انھوں نے آپ کے دونوں جانب لائن لگا کر گالیاں دینی شروع کر دی، بدزبانی کی، آپ جس راستے سے گزرتے آپ کا مذاق اُڑایا جاتا اور توہین کی جاتی.

حد یہ ہوئی کہ انھوں نے پتھر برسانا شروع کر دیئے آپ کی ایڑی اور پاؤں زخمی ہو گئے، جوتے خون سے تر ہو گئے.

زید بن حارثہ جو آپ کو بچا رہے تھے ان کے سر پر بھی چوٹ آئی، اور حماقت کا یہ سلسلہ جاری رہا کہ آپؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لینی پڑی.

جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو ساری بھیڑ واپس چلی گئی، باغ کے اندر آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ پیش آیا تھا اس کو یاد کر کے زخمی دل کے ساتھ یہ دعا مانگی. جو دعائے مستضعفین کے نام سے مشہور ہے۔

بس انسان تو انسان ہی ہے چاہے وہ معراج کے لئے آسمان پر چلا جائے اور رَبّ تو اللہ ہی ہے چاہے وہ آسمان سے زمین پر آ جائے۔

اللہ کے نبی بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ صرف اللہ کی مرضی چلتی ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ اور اللہ ہی کی (ملک) ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ جس کو چاہیں بخشدیں اور جس کو چاہیں عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے مغفرت کرنے والے اور رحمت کرنے والے ہیں۔

حدیثؐ : اللہ کو اپنے ہر بندے سے ستّر ماؤں سے زیادہ محبت ہے۔

کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔ کسی کو بد دُعا نہ دیں۔ کسی کے بارے میں کچھ غلط نہ کہیں۔ اللہ ہر ایک کو ہدایت عطا کر سکتا ہے۔ آپ اپنی اولاد اور گھر والوں کے لئے رو رو کر تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگیں۔

اللہ کو اپنی بے بسی دکھائیں۔ ہماری زبان میں اَثر ہی کہاں ہے۔ صرف اللہ ہدایت دے سکتا ہے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اللہ سے مانگیں صرف وہی عطا کر سکتا ہے۔

یہاں تک غزوۂ اُحد کی بات مکمل ہوئی۔